126269 ـ نامرد خاوند سے خلع كا مطالبہ كرنے كى صورت ميں خاوند كا مہر واپس كرنا

سوال

ميرى چھ برس قبل شادى ہوئى تھى اور مادہ منويہ ميں سپرم كمزور ہونے كى وجہ سے اولاد نہيں ہوئى، اس كے علاج كے ليے ايك طويل عرصہ دركار ہے، ايك برس قبل ميرى بيوى مجھے چھوڑ كر ميكے چلى گئى تھى، اور اچانك مجھے معلوم ہوا كہ بيوى نے ميرے خلاف خلع كا دعوى دائر كر ديا ہے كہ ميں بانجھ ہوں اور وہ اولاد پيدا كرنا چاہتى ہے، ميرے ليے اس ميں كوئى مانع نہيں ليكن ميں نے اسے چاليس ہزار ريال مہر ديا ہے، اور منگنى كے وقت سات ہزار ريال كى انگوٹھى دى تھى جس كى بنا پر مجھے مقروض ہونا پڑا اور بنك سے قرض بھى ليا تا كہ ميں رہائش كى صحيح كر سكوں كيونكہ وہ قديم طرز كا بنا ہوا تھا اور رنگ بھى كروانا پڑا اور بيت الخلاء وغيرہ بھى نئے لگوانے پڑے، اور اب تك ميں وہ قرض ادا كر رہا ہوں جو پچاس ہزار ريال ہے تو كيا مجھے حق ہے كہ اگر ميں اس سے خلع كرتا ہوں تو اس سے يہ سارے اخراجات دينے كا مطالبہ كروں اور پھر خلع كروں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

فقہاء كرام كا ان اسباب ميں اختلاف ہے جس كى بنا پر نكاح فسخ كرنے كا حق حاصل ہوتا ہے، اور راجح يہى ہے كہ ہو وہ سبب جس سے نكاح كا مقصد ہى فوت ہو جائے وہ عيب شمار ہوتا ہے "

اس بنا پر اولاد پيدا كرنے كى صلاحيت نہ ركھنا اور بانجھ ہونا عيب شمار ہوتا ہے، جب بھى بيوى كو علم ہو جائے كہ اس كا خاوند بانجھ ہے اولاد پيدا كرنے كى صلاحيت نہيں ركھتا تو اسے نكاح فسخ كرنے كا حق حاصل ہے.

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اور صحيح يہى ہے كہ ہر وہ عيب شمار ہوتا ہے جس سے نكاح كا مقصد فوت ہو جائے، اور اس ميں كوئى شك و شبہ نہيں كہ نكاح كے اہم مقاصد ميں اولاد پيدا كرنا، اور خدمت اور نفع حاصل كرنا ہے، لہذا جب كوئى ايسا سبب پايا جائے جو اس ميں مانع ہو تو وہ عيب شمار ہو گا، اس بنا پر اگر بيوى خاوند كو بانجھ پائے، يا خاوند اپنى بيوى كو بانجھ پائے تو يہ عيب ہے " انتہى

ديكھيں: الشرح الممتع (12 / 220).

اور مزید تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (43496) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

اور جب بیوی کی جانب سے خاوند کے بانجھ ہونے کی وجہ سے نکاح فسخ کیا جائے، اور فسخ نکاح دخول یعنی رخصتی کے بعد ہو تو بیوی پورا مہر لے گی، اور وہ چالیس ہزار ریال مہر اور سات ہزار ریال منگنی والی انگوٹھی بھی رکھے گی اور آپ کو واپس لینے کا مطالبہ کرنے کا کوئی حق نہیں، کیونکہ اس حالت میں نکاح فسخ کرنا اس کا شرعی حق ہے، اور یہ خلع کا محتاج نہیں.

اور آپ نے جو رہائش وغیرہ پر خرچ کیا تھا وہ اپنے اختیار سے تھا اس لیے وہ آپ کے ذمہ ہے، اور اس کا بھی آپ مطالبہ کرنے کا حق نہیں رکھتے.

دوم:

اور اگر بیوی کو عیب کا علم ہو جائے اور وہ اس پر راضی ہو تو اس کا فسخ نکاح کا حق ساقط ہو جاتا ہے، لیکن اس میں شرط یہ ہے کہ اس کی رضا صریح ہو، نہ کہ خاوند کو راضی رکھنے اور اوپر سے رضامندی کی بنا پر.

زاد المستقنع میں ہے:

" اور جو عیب پر راضی ہو جائے، یا پھر اس کے علم ہونے کے بعد اس کی رضا کی دلیل مل جائے تو پھر اس کو کوئی اختیار حاصل نہیں " انتہی

چنانچہ اگر آپ کی بیوی کو آپ کی حالت کا علم ہو چکا تھا اور اس کے بعد اس نے کہا کہ وہ اس پر راضی ہے اور وہ آپ کے ساتھ رہنے پر راضی ہے، تو اس طرح فسخ نکاح کا حق ساقط ہو جاتا ہے، اور اگر بعد میں وہ آپ سے علیحدگی چاہے تو پھر وہ آپ سے خلع کریگی، اور اس صورت میں آپ کو حق حاصل ہے کہ آپ خلع میں شرط رکھیں کہ وہ اپنا سارا مہر یا اس کا کچھ حصہ چھوڑے یا پھر مہر سے بھی زیادہ رقم ادا کرے، لیکن آپ نے جو اسے دیا ہے اس سے زیادہ نہیں لینے چاہیے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" انسان کو اللہ کا تقوی و ڈر اختیار کرنا چاہیے، اگر عورت کی جانب سے غلطی ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں کہ خاوند جو چاہے طلب کرے، لیکن اگر غلطی اور کوتاہی خاوند میں ہو، اور اس کوتاہی کی وجہ سے اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تو پھر اسے کچھ تخفیف کرنی چاہیے اور اس پر ہی اکتفا کر لے جو آسانی سے میسر ہو.

پھر یہاں غنی و مالدار اور فقیر و تنگ دست عورت میں بھی فرق ہے، اس کا بھی خاوند کو خیال رکھنا چاہیے " انتہی

دیکھیں: لقاء الباب المفتوح (8 / 25).

مزید آپ المغنی ابن قدامۃ (7 / 247) کا بھی مطالعہ کریں.

اللہ تعالی سب کو اپنی رضا و خوشنودی کے عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .